

انا کے سائے میں چھپی تباہی

کبھی کبھی خود اعتمادی اُس وقت خطرناک ہو جاتی ہے جب وہ حقیقت کو تسلیم کرنا چھوڑ دے۔ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے، ایک چوڑی سڑک کے کنارے گھاس میں ایک بُدھو (Praying Mantis) رہا کرتا تھا۔ اُسے اپنی تیز دھارا لگی ٹانگوں پر بڑا ناز تھا جو جڑواں تلواروں کی طرح نظر آتی تھیں اور اپنے چمکیلے سبز جسم پر بھی جو اُسے پُرکشش اور رعب دار بناتا تھا۔ کیڑوں مکوڑوں کی دنیا میں وہ ایک خوفناک شکاری تھا، جو اپنے راستے میں آنے والی کسی بھی چیز سے نہیں ڈرتا تھا۔

ایک تپتی دوپہر، ذور سے گھوڑوں کے سموں کی ٹاپ اور لکڑی کے پہیوں کے رگڑنے کی آوازیں گونجنے لگیں۔ ایک بہت بڑی بگھی، جس میں شاہی خاندان کے لوگ سوار تھے، پوری رفتار سے سڑک پر دوڑی چلی آرہی تھی۔ لیکن دوسرے چھوٹے جانداروں کی طرح ایک طرف ہٹنے کے بجائے، اُس کیڑے کو اس سائے اور گونج سے اپنی توہین محسوس ہوئی جو اُس کے علاقے میں مداخلت کر رہی تھی۔ اُس نے دل میں سوچا کہ یہ کون سا دیو ہے جو اس طرح میری زمین میں خلل ڈالنے کی جرات کر رہا ہے؟ میں اُسے دکھاتا ہوں کہ اس کا پالا کس سے پڑا ہے۔ یہ سوچتے ہی اُس نے چھلانگ لگائی اور سیدھا سڑک کے بچوں بیچ آ گیا۔ وہ تن کر کھڑا ہو گیا، اپنی تیز ٹانگیں اوپر اٹھائیں اور اپنی اُبھری ہوئی آنکھیں اپنی طرف بڑھتے ہوئے پیسے پر جمادیں۔ اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ اُس نے اُس چیز کو روکنے کی کوشش کی جسے روکا نہیں جاسکتا تھا۔

پھر کیا ہوا؟ کوچوان کو احساس تک نہ ہوا کہ راستے میں کچھ ہے۔ بس ایک ہلکی سی ”کڑا کے“ کی آواز آئی۔ لکڑی کا بھاری پہیہ گزر گیا اور وہ مغرور سبز شکاری خاک میں مل کر ایک معمولی سا نشان بن گیا۔ بگھی بغیر رُکے آگے بڑھ گئی اور اپنے پیچھے خود اس کیڑے سے بھی بڑا ایک سبق چھوڑ گئی۔

سبق یہ تھا کہ اپنی انا کو اپنی عقل خاموش نہ کرنے دیں۔ یہ کہانی ڈرنا نہیں سکھاتی، بلکہ بصیرت سکھاتی ہے۔ بہادری اور بے وقوفانہ جذبات میں فرق ہوتا ہے۔ بہادری کا مطلب ہے خطرے کا مقابلہ اُس وقت کرنا جب وہ واقعی ضروری ہو۔ جبکہ بے وقوفانہ جذبات کا مطلب ہے محض اپنی انا کی خاطر تباہی کی طرف دوڑنا۔

وہ کیڑا گھاس کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے میں شاید بہت طاقتور ہو، لیکن ایک تیز رفتار بگھی کے سامنے وہ صرف ایک ننھی سی جان تھا جو دنیا میں اپنی حیثیت کو سمجھنے میں غلطی کر بیٹھا۔ اسی طرح بہت سے لوگ ناکام ہوتے ہیں۔ وہ ایک چھوٹی جگہ پر طاقتور ہونے کو ہر جگہ طاقتور ہونے کے برابر سمجھ لیتے ہیں۔ وہ غرور کو طاقت سمجھنے کی غلطی کرتے ہیں۔ وہ مشاہدہ کرنے سے پہلے عمل کرتے ہیں۔ اور جب تک حقیقت انہیں جواب دیتی ہے، تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

یاد رکھیے کہ انسان طاقتور محسوس کرنے سے نہیں، بلکہ صاف دیکھنے (حقیقت پسندی) سے دانا بنتا ہے۔ ہر جنگ آپ کی توانائی کی مستحق نہیں ہوتی۔ ہر چیلنج اس بات کی علامت نہیں ہوتا کہ آپ کو خود کو ثابت کرنا ہے۔ اور آپ کے سامنے موجود ہر قوت کو صرف ارادے کے زور پر نہیں روکا جاسکتا۔ کبھی کبھی پختگی (Maturity) یہ جاننے میں ہے کہ کب ڈٹ کر کھڑا ہونا ہے اور کبھی کبھی یہ جاننے میں ہے کہ کب ایک طرف ہٹ کر سیکھنا، تیاری کرنا اور کسی اور دن پہلے سے زیادہ مضبوط ہو کر واپس آنا ہے۔ زندگی اور کام میں، جوش و جذبہ قیمتی ہے، لیکن عقل کے بغیر جوش خود کشی بن سکتا ہے۔ نقطہ نظر کے بغیر آگے بڑھنے کا جنون ایک جال بن سکتا ہے۔ اور انا، جب اُسے کھلا چھوڑ دیا جائے، تو وہ خاموشی سے انسان کو ایسے فیصلوں کی طرف لے جاتی ہے جن سے منطق دور رہنے کا مشورہ دیتا ہے۔ مضبوط ترین لوگ وہ نہیں ہیں جو ہر چیز کو چیلنج کرتے ہیں۔ بلکہ وہ ہیں جو جانتے ہیں کہ کس چیز کا سامنا کرنا ہے، کون سی چیز صرف انا کے بل بوتے پر نہیں جیتی جاسکتی، اور کب عاجزی ہی اصل طاقت کی شروعات ہوتی ہے۔ دوستو! آپ نے اس کہانی سے کیا سیکھا؟ کیا آپ نے کبھی ایسا لمحہ دیکھا ہے جب غرور نے کسی کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہو اور وہ حقیقت نہ دیکھ سکا ہو؟ یہ جملہ ایک گہری اخلاقی حقیقت کو بیان کر رہا ہے۔ تصویر میں ایک چھوٹی سی ٹڈی (Mantis) ایک بڑی بگھی کے سامنے تن کر کھڑی ہے (جو کہ ”غرور“ کی علامت ہے)، لیکن حقیقت (بگھی) اتنی طاقتور ہے کہ وہ اس کے سامنے نہیں رُکے گی۔ تکبر سینہ تانے کھڑا رہا، پر حقیقت اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ غرور تو بہت تھا، لیکن حقیقت کا راستہ کوئی نہ روک سکا۔